نوحہ

شہید زہر سے ہونا تھا حسن کے لیے
بنا تھا شمر کا خنجر شہِ زمن کے لیے

ہے طوقِ آہنی سجاد خستہ تن کے لیے
اور اہل بیت کے بازو فلک رسن کے لیے

لباسِ خلد جسے عید میں دیا حق نے
ہزار حیف وہ محتاج ہے کفن کے لیے

جوان ہونے نہ پائے کہ رن میں قتل ہوئے
تھی کمسنی کی شہادت بن حسن کے لیے

تھے کربلا میں صد افسوس روز عاشورہ
زمانے بھر کے مصائب شہِ زمن کے لیے

یزید کے لیے تو تخت و تاج کیوں اے چرخ
سرِ حسین ہے دربار میں لگن کے لیے

جہاں میں شیعوں کا جب تک گروہ باقی ہے
علم رہے گا علمدارِ صف شکن کے لیے

رسولِ پاک جسے چومتے تھے رہ رہ کر
چھڑی یزید کی ہے اس لب و دہن کے لیے

فراقِ پنجتن پاک میں سدا روئیں
ہوئی تھی خلقت غم شاہ کی بہن کے لیے

جنھوں نے خلق میں پردے کی رسم جاری کی
وہ اہل بیت ہیں ظالم کی انجمن کے لیے

ہے فکر ہند میں بیتاب یا امام رضا
بلا لو روضۂ اقدس پہ پنجتن کے لیے